ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، اور دینی علوم کے فاضل ہیں، عربی، انگریزی اور اُردو کے تمام دستیاب مصادر سے استفادہ کر کے اس نئے رجحان کی تاریخ، اس کے عواقب و نتائج پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

مصنف کا کہنا ہے کہ ''جدید گلوبلائزیشن جن نظریات کو دعوت دے رہا ہے، اور جن افکار و خیالات کو نافذ کرنا چاہتا ہے، وہ انھی جاہلی مفاسد کا عکس ہیں، جو [قبل اسلام] غضبِ خداوندی کا باعث بنے تھے۔ جاہلیّت کی طرح گلوبلائزیشن نے بھی سُود، اباحیت، اور جنس پرستی کو درست ٹھیرایا اور عالمی استحکام کے نام پر سیاسی انارکی پھیلائی۔ زمانۂ جاہلیّت میں جس طرح مال داروں کے مفادات ہی کو محبوب رکھا جاتا تھا اور غُربا کی زندگی کو تنگ سے تنگ کر دیا جاتا تھا، عالم گیریت میں بھی چند گنی چُنی کمپنیوں کے مالکان اور ان کے ذاتی مفادات کی رعایت کی جاتی ہے۔ عالمی اقتدار پر چند طاقتوں ہی کا غلبہ ہے، جو سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے ذریعے پوری دنیا کو غلام بنائے ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آج کا گلوبلائزیشن زمانۂ جاہلیّت کی کھلی تصویر اور اس کا عکاس ہے''۔ (ص ۴۳۲-۴۳۳)

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی ہے کہ فاضل مصنف نے اُردو کے قارئین کو اس موضوع پر لکھی جانے والی بہت سی عربی تحریروں سے روشناس کرایا ہے۔ تاہم انگریزی زبان میں موجود اس وسیع ذخیرے سے کماحقہ استفادہ نہیں کیا گیا، جو 'گھر کے گواہ' کی حیثیت سے دستیاب ہے، اور اس نظام کی تمام ہلاکت سامانیوں کے باوجود اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ بہت عرصہ نہیں گزرے گا کہ یہ طلسم تارِعنکبوت کی طرح بکھر جائے گا۔ (پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدیر سلیم)

حدزنا آرڈی ننس ۱۹۷۹ء: اعتراضات کی حقیقت، مرتبین: ظفرالحسن، زیتون حفیظ، غزالہ اسلم، اکیسر احمد۔ ناشر: ویمن ایڈ ٹرسٹ پاکستان، مکان ۳۷، گلی ۲، سیکٹر جی ٹین تھری، اسلام آباد۔ صفحات: ۴۰۷ (ڈائریکٹری سائز)۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

مظلومیِ نسواں کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ عصرحاضر میں یہ ظلم مختلف روپ بدل بدل کر عورت کو نشانۂ ستم بنا رہا ہے۔ طرفہ تماشا دیکھیے کہ اس ظلم کی شکار ہستی عورت، ستم گر کے دام کو